نام کتاب: سرور دو عالم ﷺ

مصنف: فضل کریم خاں درانی

صفحات: ۱۳۶

قیمت: ۹۰/روپے

ملنے کا پتا: کتاب سرائے، فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی اسٹریٹ، اردو بازار، لاہور

تبصرہ نگار: ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

میاں فضل کریم خاں درانی ان قسمت افراد میں سے ہیں جو قادیانیت کے دام تزویر میں آنے کے بعد رحمت حق سے تائب ہو کر دوبارہ مسلمان ہو گئے۔ انہیں اپنے زمانے کے مشاہیر مسلم رہنماؤں کا اعتماد حاصل رہا۔ فضل کریم خاں درانی نے سیرت طیبہ کے موضوع پر انگریزی زبان میں متعدد کتب تحریر کیں، جو اہل علم اور قارئین کے وسیع حلقے میں مقبول ہوئیں۔ زیر نظر کتاب ان کی ایک انگریزی تالیف The last Prophet کا اردو ترجمہ ہے۔ کتاب روایتی انداز میں سیرت طیبہ کے مسلسل اور مرتب بیان پر مشتمل ہے، جس میں انداز بیان سادہ اور پر اثر رکھا گیا ہے، تاکہ طلبا اور کم پڑھے لکھے حضرات بھی مستفید ہو سکیں، کتاب کا ترجمہ سلیس ہے اور کتاب کے مطالعے سے یہ محسوس نہیں ہوتا کہ یہ کسی کتاب کا ترجمہ ہے یا علیحدہ سے طبع زاد کتاب۔

کتاب معیاری انداز میں درانی فاؤنڈیشن کے اشتراک سے طبع ہوئی ہے، بہتر ہوتا کہ یہ وضاحت کر دی جاتی کہ یہ ترجمہ خود مؤلف کا تحریر کردہ ہے یا کسی اور کا۔

نام کتاب: دشت امکان (سفرنامہ نجد و حجاز)

مصنف: ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر

صفحات: ۲۷۸

قیمت: ۲۵۰/روپے

ملنے کا پتا: قرطاس، پوسٹ بکس نمبر ۸۴۵۳۔ کراچی یونیورسٹی کراچی۔

تبصرہ نگار: محمد احمد حافظ

ڈاکٹر نگار کراچی یونیورسٹی میں شعبہ تاریخ کی پروفیسر ہیں، ان کے قلم سے ادب و تاریخ سے

متعلق کئی قابل ذکر کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں، زیر تبصرہ کتاب ''دشت امکان'' سرزمین عرب کے والہانہ سفر کی روداد ہے، یہ کتاب کسی ایک سفر کی روداد پر مبنی نہیں بلکہ چھ سفر ہوئے تب ایک کتاب ترتیب پائی ہے، سرزمین عرب کا اول و آخر حوالہ سرزمین اسلام اور دیار نبی ﷺ ہے۔ اس سرزمین کے چپے چپے پر سیرت نبوی اور تاریخ اسلام کے نقوش ثبت ہیں۔ ڈاکٹر نگار بنیادی طور پر چوں کہ ''تاریخ نگار'' بھی ہیں، اس لئے ''دشت امکان'' محض ایک تاثراتی سفر نامہ نہیں بلکہ سرزمین عرب کی قدیم و جدید تاریخ کا ایک حسن مرقع بھی ہے، ''دشت امکان'' آپ کو وادیوں، صحراؤں، بیابانوں، آثار قدیمہ کے مقامات، حرم مکہ و مدینہ، تبوک و خیبر اور مدائن صالح میں نہ صرف لئے لئے پھرے گا بلکہ ان مقامات کی لحہ بہ لحہ تاریخ اور موقع بموقع تبدیلیوں سے آگاہ بھی کرے گا۔ ڈاکٹر نگار چونکہ ادب کی جویا بھی ہیں اس لئے ''دشت امکان'' کا مطالعہ قاری کو تاریخ کی گھلاوٹ کے ساتھ ساتھ ادبی چاشنی سے بھی حظ اندوز کرتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ قاری نہایت سبک رفتاری سے اپنے دماغ کو دیار نبی ﷺ کی یادوں سے محظوظ کرتا چلا جاتا ہے۔ مثلاً صفحہ ۸۸ پر مسجد قبلتین کا ذکر ہے، اب بظاہر اس مسجد کی تاریخ یہی ہے کہ اس مسجد میں دوران نماز حضور ﷺ کو تحویل قبلہ کا حکم ہوا، لیکن کتاب کا یہ باب آپ کو بتائے گا کہ یہ مسجد مدینہ سے کتنی دور ہے؟ یہ کس قبیلے کی مسجد تھی؟ تحویل قبلہ کا واقعہ کس سن اور مہینے اور دن میں پیش آیا، مسجد کی موجودہ کیفیت، دوران زیارت وہاں موجود پاکستانی خواتین کا دلچسپ مکالمہ، قریب ہی موجود بیر عثمان رضی اللہ عنہ کا تذکرہ اور مسجد قبلتین کے مغرب میں وادیٔ عقیق کی نشان دہی جو امرا کے محلات، تفریح گاہ اور ادبی مجالس کے حوالے سے معروف تھی، ان تمام باتوں کا ذکر آپ کو مسجد قبلتین کے باب میں ملے گا۔

کامیاب کتاب کون سی ہوتی ہے؟ اس باب میں مختلف تعریفیں ممکن ہیں، راقم کے نزدیک کامیاب کتاب وہی ہوتی ہے جو ''ہر جا کہ دل می کشد'' کے مصداق ہو، اور دشت امکان پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔

اس کتاب میں تاریخی اہمیت کے حامل تصاویر بھی شامل ہیں مثلاً قلعہ قموص، خیبر، خیبر کی بستی، حرم مکی و مدنی کی تاریخی مساجد، مدائن صالح کے کھنڈرات اور درعیہ کے سعودی محلات، مزارات شہدائے بدر، مسجد نبوی کی توسیع کے مختلف ادوار، لیکن کیا ہی اچھا ہوتا کہ ان تصاویر کو جاندار کی تصویر سے پاک رکھا جاتا۔ مختلف تصاویر میں مصنفہ کی موجودگی یقیناً ان کی روشن خیالی پر دلالت کرتی ہے مگر ان مقدس اسفار کو غیر شرعی امور سے ملوث کرنا بجائے خود سوالیہ نشان ہے۔